نور افشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۲

نمبر ۳۰ جلد ۴ — لودیانہ ۲۷ جولائی ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

بکاؤ کتابوں کا اشتہار

کتب مندرجہ ذیل مشن پریس لودیانہ میں بکاؤ موجود ہیں جن جن صاحبوں کو خریدنا منظور ہو صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے قیمت بھیج کر منگا لیں ✦

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
تحقیق الواقعات انجیل	۱۶	ایک پائی
سحرگاہ در انگلستان	۱۰۷	۹ پائی
میزان الدین مصنفہ پادری اولس صاحب	۵۴	۹ پائی
متلاشی دین مصنفہ پادری گولک ناتھ صاحب	۱۶۴	۱/
تعلیم الایمان مصنفہ پادری ٹی ڈبلیو ویلی صاحب	۲۷۲	[illegible]
دین حق کی تحقیق	۴۲۷	[illegible]
میزان الحق	۲۳۱	[illegible]
خطوط بنام جوانان ہند	۲۸۹	[illegible]
ملتقۃ الکتب مصنفہ کپتان ڈبلیو ایکین صاحب	۲۸۶	[illegible]
تواریخ کلیسیا من حیث الابتدا مصنفہ سر ولیم میور صاحب	۲۷۱	۶/
نیاز نامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب	۲۰۸	[illegible]
مفتاح الاسرار مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۶۶	[illegible]
حل الاشکال مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۲۰۶	[illegible]

غزل

خواہش نہ سیر باغ نہ گلزار کی ہوس — ہم کو تو ہی مسیح کے دیدار کی ہوس
پابند خطا ہو کے جلے گی میں آدم — ہر دم یہہ ہی شیطان ستمگار کی ہوس
گذری گناہ کرتے ہی کرتے تمام عمر — پوری ہوئی نہ اب بھی گنہگار کی ہوس
بے فائدہ ہوس کے ہو پابند دوستو — دنیا کی جو ہوس ہی وہ دن چار کی ہوس
روح القدس کے نور سے معمور جب ہوا — خواہش رہی نہ سبحہ و زنار کی ہوس
ہو جسکے دل میں الفت عیسیٰ اسے بھلا — پھر کس طرح سے ہو سکے اغیار کی ہوس
باغ و محل کو چھوڑ کے ویران میں اٹھ گئے — کرتے جو تھے یہاں در و دیوار کی ہوس
ہو زخم جسکے دل میں مسیحا کے عشق کا — اسکو پھر نمک نہ ہو زنگار کی ہوس
کچھ سوچ دل میں اب بھی ذرا اے حریص نفس — آخر کو مار ڈالے گی ہر بار کی ہوس
لگتی نہیں پلک سے پلک ہی اکدم — کیا جانے کیا ہے دیدۂ بیدار کی ہوس
دل کے غریب ہونگے مبارک بروز حشر — پر آئے گی یہاں کے نہ زردار کی ہوس
ہو وقت نزع لب پہ مرے یا مسیح مسیح — اب تو یہی ہے اس دل بیمار کی ہوس

نور افشان

حضور ویسرائے نے ایک چٹھی بوساطت ہوم ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ شمال و مغرب کو لکھی ہے جس میں جناب ممدوح نے گورنمنٹ موصوف اور ہائی کورٹ اضلاع شمال مغرب اور مسٹر لیڈز صاحب جائنٹ مجسٹریٹ آگرہ کو تنبیہ کی ہے۔ وجہ تنبیہ کی یہہ ہے کہ مجسٹریٹ موصوف نے بمقدمہ سرکار بنام فلر صاحب ایک فیصلہ نہایت ناقص دیا تھا۔ فلر صاحب آگرہ میں ایک وکیل ہیں انہوں نے اپنے سائیس کو بوجہ غفلت خفا ہو کر مارا اور زمین پر گرا دیا۔ سائیس مرض تلی میں گرفتار تھا فوراً مر گیا۔ مجسٹریٹ نے صاحب موصوف پر صرف تیس روپیہ جرمانہ کر کے چھوڑ دیا۔ تو اب گورنر جنرل بہادر نے تحریر فرمایا ہے کہ ہم مسٹر لیڈز صاحب سے نہایت ناراض ہیں کہ وہ اپنے عرض مجسٹریٹی کو نہیں سمجھتے اور ہائی کورٹ سے اسوجہ سے ناراض ہیں کہ اسنے سزا کے بڑہانے میں غفلت کی۔ اور لوکل گورنمنٹ سے اسوجہ سے کہ جب تک گورنمنٹ اعلیٰ نے تحریک نہ کی اسنے اس معاملہ کی بابت غور نہ کی ✦

یہہ بات نہایت مشکوری کے قابل ہی کہ حضور لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل نے ایک ادنے ہندوستانی گھس یارہ کی جان پر خیال فرماکر گورنمنٹ مغربی و شمالی کو ملامت کی ہی جو اخبار والے ہمیشہ اس امر کے شاکی تھے کہ اگر ہندوستانی سے کوئی صاحب مرگ اتفاقیہ سے مرجاوے تو ضرور پھانسی پاتا ہی ہندوستانی کی جان کوڑیوں کے مول جاتی ہی اب وہ رفع ہوگئے اب یقین ہی کہ آئندہ کبھی ایسا نہیں ہوگا اور ہمکو بھی یہہ خیال ضرور تعجب کے طور آتا ہی کہ صاحب مجسٹریٹ نے بہت تھوڑا جرمانہ کیا کیونکہ فلاں صاحب نے قتل عمد نہیں کیا مگر کیا یہی تیس روپیہ ایک جان کیواسطے کافی ہیں ہرگز نہیں +

اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل خبریں متعلق معاملات روم کے موصول ہوئیں جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں ابھی کوئی صورت امن چین کی نہیں ہی اور نہ ہوتی نظر آتی ہی چنانچہ ۱۳ جولائی کی ایک برقی خبر ہی کہ ۱۲ تاریخ کو کناسکو میں ایک لڑائی ہوئی جس میں سرویہ والے فتحیابی کا دعوی کرتے ہیں اور پھر فوج الگزینناو کا آپس میں جمع ہونا اور فوج ہرزیگونیا کی ملجانے متصل تار کے پہونچی سلطان روم نے ایک افسر سواسطے مقرر کرکے بھیجا ہی کہ وہ تحقیقات کرکے قاتلوں کو سزا دے ـ اسپیدان بیرن سے تار خبر آئی کہ ڈیوک ڈیکازنے کونسل میں بیان کیا کہ فرنگستان کا ارادہ نہیں ہی کہ مشرقی معاملات میں کچھہ دست اندازی کرے +

پرنس میلان نے اخبارات کے کارسپانڈنٹوں کو آگاہ کردیا ہی کہ میں رومیوں کی ترغیب سے ترکی کے ساتھہ مخالفت نہیں کرتا بلکہ میرا مطلب یہہ ہی کہ ہرزیگونیا و بوسینا کو آزادی دیجاوے +

بیوکرسٹ سے ۱۶ جولائی کو تار برقی میں یہہ خبر آئی کہ والی رومینیا اپنی فوج کو لڑائی کیواسطے طیار کررہا ہی اور جنگ کے لئے مستعد ہی +

ـــ سوائے مذہب عیسوی کے اور مذہبوں کے دستور و رسم و رواج ایسے نہیں کہ جنسے تہذیب و شائستگی کوسوں دور بھاگتی ہی اور جب اُن سے پوچھا جاتا ہی کہ فلاں رسم اخلاق کی منافی ہی تو جواب دیتے ہیں کہ یہہ بات خاص ہمارے مذہب میں داخل ہی مثلاً ہولا تیج کہ جس میں عورتیں بن ٹھن کے گلی کوچوں میں پھرتی ہیں اور غیروں کے گھروں میں جاکے ناچتی ہیں تو کیا یہہ اخلاق کے موافق ہی ـ کچھہ عرصہ ہوا کہ ایک حاکم ضلع نے برضامندی رؤسا اسکا انسداد ایک جگہہ کیا تھا مگر ایک ہی سال بندش ہوکر پھر وہی بات قایم رہی ـ یقیناً کہ ایسی رسم قبیح جس مذہب میں داخل ہی تو وہ مذہب بھی قباحت سے خالی نہیں وہ دین جو سچا ہی وہ عمدہ اخلاق کی تعلیم بھی دیتا ہی پس جو دین ایسی تعلیم دیتا ہو یا ایسی ریت و رسم جو اخلاق سے برخلاف ہوں رکھتا ہو خدا کی طرف سے جو اخلاق کا بانی ہی نہیں ہو سکتا ہمارے بعض جو تہذیب و شائستگی کی ترقی کے خواہاں ہیں نہ صرف اپنی قوم کے دنیاوی دستورات کو درست کرنیکے واسطے کوشش کررہے ہیں بلکہ کمال سرگرمی سے اپنے مذہبوں کے مہذب کرنے میں مصروف ہیں انکی یہہ نیت دیکھکر ہریک اہل علم و صاحب تمیز انکو آفرین کہنے پر طیار ہیں لیکن ہماری اُنسے یہہ التماس ہی کہ جس حال یہہ برائیاں انسداد کے لئے یہہ کوششیں ہورہی ہیں اُن مذہبوں پر موقوف ہیں جنکی تہذیب کے لئے بھی کوششیں ہورہی ہے یہہ جدوجہد اُس شخص کی محنت کے موافق ہی جو ایک ہاتھہ سے دیوار بناوے اور دوسرے سے اسکو توڑتا جاوے ـ ہماری دانست میں سچی تہذیب اور عمدہ اخلاق تب ہونگے جبکہ وہ سچائی جو خدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے ظاہر کی قبول کیجاوے +

تقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

ہندوستان میں گر انگریزوں نے کیا کیا

وزیر علی نے کہا مغلوں کے عہد میں بہی تو لوگ آرام میں تھے اور اُن بادشاہوں کی فیاضیاں ابتک نہیں بھولے بس انگریزوں میں کیا فضیلت ہی ـ بختیار نے جواب دیا کہ اگر تواریخ کی نظر سے دیکھا جاوے تو مغلیہ شاہوں کے کام سوا شاہانہ مکانات اور اُن کے مقبروں کے اور کچھہ نظر نہیں آتا ـ اکبر کے سوا بابر سے لیکر اورنگ زیب تک کسی نے بھی کوئی ایسا کام کیا کہ جسکو تم پسند کرکے انگریزوں کے مقابل میں بیان کرسکنے قابل سمجھہ سکو گے ایک اکبر ضرور تھا مگر کیا کوئی اور اکبر بھی اُس خاندان میں پیدا ہوا ـ آخیر وارث خاندان مغلیہ یعنے شاہ عالم بادشاہ کی نسبت تمنے خود پڑھا ہوگا کہ کس درجہ کا شہوتی خود پسند اور اپنے ذاتی عیش و عشرت کے سوا اور کچھہ نہیں جانتا تھا رعایا کی کچھہ خبر نہ تھی اُن کے مال و جان کی حفاظت محض توکل پر تھی نہ کوئی قانون تھا نہ عدالت غریب مستغیث پڑے داد فریاد کرتے تھے کوئی سننے والا نہ تھا شنوائی اگر ہوتی تھی تو محض دولتمندوں کی زردار کا سودا تھا بے زر کا خدا حافظ ـ اس پر عدالت کا فیصل گو وہ کیسا ہی قطعی کیوں نہ ہو بادشاہ سلامت کے صوبہ دار جھٹ اپنی مرضی کے مطابق بدل لیا کرتے تھے اور اس صورت میں خود بدولت حضرت شہنشاہ کو تو بدرجہ اولے اقتدار حاصل تھا ـ غرض جب انگریزوں نے آکر اس ملک کو سنبھالا تو اُس عہد کے ظلم کی نشانیاں ہمارے لوگوں میں موجود پائیں جو ابتک برابر چلی جاتی ہیں جیسا جھوٹ بولنے کی عادت ـ وزیر علی نے پوچھا لوگوں میں جھوٹ بولنے کی عادت بادشاہوں کی خرابیوں کا باعث کیونکر ٹھہر سکتی ہی تمنے تو بھائی انگریزوں کی مدح حد کے درجہ تک پہونچا دی

اور اُن کی طرفداری میں ایسی باتیں بنائیں کہ جن کو اگر میں جانتا تو حرف بحرف ذیل میں دکھلاتا مگر طبیعت حاضر نہیں ہے اور نہ اسقدر فرصت مگر ایسی ایسی طول فضول اور غیر معقول باتیں سنکر کہاں تک ضبط کیا جاوے ۔ بختیار نے جواب دیا سچ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ہندوستانیوں کی اکثر بدعادتیں خصوصًا بد دیانتی جو جھوٹھ کے درخت کی ایک شاخ ہے ٹھیک ہمارے مغلیہ سلطنت کی یادگار ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ مفتوح اور مغلوب لوگ ہمیشہ جھوٹھ بولا کرتے ہیں اور مغلوبیت کی حالت میں کبھی ممکن نہیں کہ آدمی سچ بولے جس کی گردن دوسرے کے جوئے تلے ہے بیشک اُسکی زبان کی عنان بھی دوسرے کے ہاتھ میں ہے ایسی سلطنت میں نہ صرف ہندو بلکہ مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ خوف کے مارے برابر جھوٹھ بولتے اور راستی کو چھپاتے ہیں سچ اُسی حالت میں آدمی بول سکتا ہے جب وہ آزادی کے ساتھ بیخوف اور بے پرواہ ہوتا ہے اور جب خوف کا جن اُسکے سر پر چڑھا رہتا ہے تو جو اُسکی مرضی ہو وہی اُس سے کہلواتا ہے ہمارے آدمی سرکاری ملازم کی صورت دیکھتے ہی ڈر جاتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ مطالبہ کر بیٹھیگا اور اپنے میں دلیری طبیعت نہ ہونیکے باعث جھوٹھ بول کر وقت ٹالتے ہیں غرض ان معاملات میں بھی جہیں اپنا چنداں نقصان نہیں دیکھتے جھوٹھ بولنے سے نہیں رکتے اس خوف سے کہ اگر سچ بولا جاوے تو اُسکا انجام جو سردست نظر نہیں آتا خدا جانے کیا ظہور میں آوے ۔ ہوتے ہوتے یہی عادتیں لوگوں کی طبیعتوں میں گھر کر گئیں اور ایسی جمی کہ برابر سر سے ساختہ جاتی ہیں ۔ تمہیں معلوم ہے کہ دیہاتی لوگوں میں لنگوٹی بندھنے کا دستور جو ہے وہ کچھ زیادہ پرانی نہیں ہوئی مدت سے ہے اور خصوصًا جب کسی دربار یا اہلکار کے حضور میں جاتے تھے تو اُسوقت کے لئے وہ لنگوٹی پسند کرتے تھے جو بہت پرانی کھڑا ڈوری پر بیٹھنے کے قابل ہوتی

تھی اور یہہ دستور اُن لوگوں میں آج تک بدستور جاری ہے وجہ اسکی میرے نزدیک تو یہی ہے کہ حکام سلف کا خوف اہل اُن کے دلوں میں قائم ہے اور باوجودیکہ زمانہ بالکل بدل گیا ہے تاہم دستبردی کے خوف سے اپنی حیثیت چھپانا چاہتے ہیں سچ ہے کہ جو شخص اُسوقت اچھا کپڑا یا جواہر پہنکر بازار پھرتا تھا وہ اُسوقت لوٹا جاتا تھا ۔ افسوس کی بات ہے اور بات پر بات یاد آجاتی ہے کہ ہنود نے جو اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھنے کا دستور نکالا تو وہ بھی ہمارے حضرات جابر شہنشاہوں کی بدولت ہے کیونکہ یہہ انکو ایک جاری لت تھی کہ جہاں کسی کی حسین بہو بیٹی پر نظر آئی یا اُسکی زبانی حسن یابی تو فریب یا جبر اُسکو لیتے تھے اور بیچارے وارثوں کے گھر میں مطلق نہیں آنے دیتے تھے ۔ راجپوت راجوں نے جو بادشاہوں کو ڈولے دینے منظور کئے تھے تو اُسکی وجہ کیا تھی محض یہی کہ زور آور کا ڈنکا سر پر بیچاروں نے یوں دستبردی کی ٹھیک سے بچنے کے لئے اپنے آپ چٹھی بھر دینا مناسب سمجھا ۔ خدا نے مرد اور عورت کو ازل سے ایک دوسرے کا رفیق اور مددگار ٹھہرایا ہے بہت خوبیاں جو عورتوں میں ہیں وہ مردوں میں نہیں پیدا کیں اور مردوں کی شجاعت اور جوانمردی اور گھر سے باہر کے کام کرنیکی توفیق عورات کو میسر نہیں مگر چونکہ نظام قدرت کے رو سے سب کاموں کی ضرورت تھی اسواسطے دونوں کو ملاکر ایک جوڑا بنایا کہ سب کاموں میں یکانگت ہو سو ظالموں کے ظلم کی دہشت سے کہ جو چیز دیکھ کر اپنی عادت کے موافق چھین چھین نہ لیجاویں عورات پردہ میں رہنے لگیں ۔ بیاہ شادی میں دوستوں کی مہمانداریاں اور عیش و عشرت کی محفلیں بلا اشتراک عورات کچھ لطف نہیں دیتیں تھیں اور عورات کے روبرو ہونے میں خوف تذکرہ صدر ظاہر تھا پس اس ضرورت کے رفع کرنیکے لئے اُس قوم نے ایجاد پایا جو اب طوایف کے نام سے نامزد ہے اور ایسے ایسے موقعوں پر محفل کی رونق دوبالا کرتی ہے سچ ہے جب گھر کی عورت چھپانی پڑی تو پھر بازار کی عورت کے سوا

کام نہیں نکلتا ۔ چارلس مٹکاف صاحب کا مقبرہ آپنے دہلی میں دیکھا ہوگا اور جو رنجیت سنگھ کے عہد میں گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب میں بھیجے گئے تھے اُن کے مقولے اس حالے میں بہت برجستہ ہیں ہو اگر تم چاہو تو وہ بھی خلاصہ کے طور پر سنادوں وزیر علی بولا بھائی تمہارے خیالات تو عجیب طرح کے ہیں کہ کسی بات اور کہاں لے جاتے ہو خیر اب تو وقت نہیں رہا پھر کسیوقت سنونگا ۔ باقی آئندہ

بقیہ علامات جعلی اناجیل و دیگر مکاشفات اور اظہار احکام الٰہی اور بتلانے صراط مستقیم

اور نہ کسی نے کبھی سمجھا ہے اور اُن کے معتبر نہ ہونے کی وجہ یہہ ہے (۱) یہہ سب دوسری صدی میں تصنیف ہوئیں حالانکہ انجیل مروجہ پہلی صدی میں مسیح کے رفیقوں اور ہمراہیوں نے جنہوں نے بچشم خود سب کچھ دیکھا قلمبند کی تھی (۲) اِن کتابوں کی شہرت نہایت کم ہوئی تھی اور کبھی عام استعمال میں نہیں آئیں حالانکہ انجیل مروجہ شہرۂ آفاق اور عام مستعمل میں تھی (۳) ہر قسم کی قصہ کہانی اور طرح طرح کی واہیات سے مالا مال ہیں جو عقل و قیاس سے بالکل بعید ہیں (۴) اُنکے بہت مضامین واقعات تواریخیہ کے برخلاف ہیں (۵) نہ عیسائیوں نے نہ بدعتیوں نے اُن کے اعتبار کو انجیل مروجہ کے برابر تصور کیا (۶) تھوڑے عرصہ کے بعد بالکل کالعدم ہوگئیں علاوہ ان دلائل کے یہہ کہنا لازم ہے کہ اگر بالفرض ہم ان جعلوں کو برحق سمجھیں اور قابل اعتبار خیال کریں تو بھی وہ انجیل مروجہ کے مقابل ہرگز نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ مسیح کی الوہیت اور اُسکے کرامات اور اُسکا مصلوب ہونا اور جی اُٹھنا سب اُن میں ثابت ہے ۔ پس معترض اصول دین عیسوی کے برخلاف اُنسے کیا ثابت کر سکتے ہیں نہیں

ان جعلوں کے نام لے نے سے آپ اپنے ہی مقصد کو
باطل کر رہی ہیں کیونکہ ان سے انجیل کی تصدیق ہوتی ہے نہ
تکذیب۔ ایک اور بات قابل غور ہے کہ دوسری صدی کی چند جعلی انجیلیں
موجود ہیں چنانچہ انکا ذکر ہو چکا اور تیسری اور چوتھی اور پانچویں
وغیرہ صدیوں میں لکھی گئیں اور بھی کئی ایک مگر ازاں جملہ ایک
بھی مسیح کی طرف منسوب نہیں ہوئی اور ایسی خیالی انجیل کا
جو مسیح پر نازل ہوئی ہو کسی تصنیف میں نام تک بھی ذکر نہیں
ہے اور ضرور اگر شروع میں ایسی کوئی انجیل ہوتی تو ناگزیر تھا کہ
کہیں نہ کہیں عیسوی یا غیر عیسوی رسالہ میں اسکا نام و نشان
آتا ہاں اگرچہ بمقتضائے دعویٰ محمدیوں کے عیسائیوں نے
اسکو محرف بھی کر دیا ہوتا تو بھی اسکا نشان ایسے تھوڑے
عرصہ میں دنیا سے نہ اُٹھ جاتا اور کیا قرآن میں یہہ نہیں لکھا ہے
کہ خدا اپنی کلام کا آپ محافظ ہے انا له الحافظون پس
جائے تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ اُس انجیل کو جو مسیح پر نازل ہوئی تھی
ایک زمانہ تک محفوظ نہ رکھ سکا حقیقت تو یہہ ہے کہ ایسی خیالی
انجیل کبھی تھی ہی نہیں بلکہ صرف وہ عنقا کے مانند معروف
الاسم و معدوم الجسم ہے اور قرآن کے سوا قدیم زمانہ میں اسکا
کہیں نام بھی نہیں ملتا اور قرآن تو بعد از مسیح چھہ سو برس بنا
جعلی التصانیف مذکورہ کے سوا واضح ہو کہ تیسری اور چوتھی
اور پانچویں وغیرہ صدیوں میں چند اور ایسے قسم کی کتابیں
بھی تھیں پر چونکہ وہ سب پیچھے انجیل مروجہ کے شایع ہوئیں انکا
بیان اس مقدمہ میں کرنا فضول ہے چنانچہ یہاں صرف چند نام
قلمبند کئے جاتے ہیں۔

۱- انجیل پیدائش — Injil i Paidaish.
۲- تواریخ یوسف نجار — Tawarikh i Yusaf Najjar.
۳- انجیل طفولیت نجات دہندہ — Injil i Tifuliyat i Najatdahinda.
۴- انجیل نکودیمس — Injil i Nikodimus.
۵- خط پانطوس پلاطس — Khat i Pantus Pilatus.
۶- گرفتگی پلاطس — Giriftagi i Pilatus.
۷- وفات پلاطس — Wafat i Pilatus.
۸- قصہ یوسف — Qissa i Yusaf.
۹- انتقام نجات دہندہ — Intiqam i Najatdahinda.
۱۰- اعمال پطرس و پولس — Aamal i Patras o Paulus.
۱۱- اعمال برنباس — Aamal i Barnabas.
۱۲- اعمال فلپ — Aamal i Filipp.
۱۳- اعمال فلپ یونان میں — Aamal i Filipp Yunan men.
۱۵- اعمال اندریاس — Aamal i Andryas.
۱۶- اعمال اندریاس و متی — Aamal i Andryas o Mati.
۱۷- اعمال متی — Aamal i Mati.
۱۸- اعمال تھوما — Aamal i Thoma.
۱۹- انجام تھوما — Anjam i Thuma.
۲۰- اعمال تھدی — Aamal i Thaddi.
۲۱- اعمال یوحنا — Aamal i Yuhanna.
۲۲- مکاشفات موسی — Mukashafat i Musa.
۲۳- مکاشفات اسدراس — Mukashafat i Asdras.
۲۴- مکاشفات پولس — Mukashafat i Paulus.
۲۵- مکاشفات یوحنا — Mukashafat i Yuhanna.
یہہ وہ مکاشفات نہیں ہے جو کہ انجیل میں مندرج ہے بلکہ اور کوئی جعلی رسالہ
ہے جسکا ذکر نویں صدی میں آتا ہے۔
۲۶- مکاشفات برتلمی — Mukashafat i Bartalmi.
۲۷- مکاشفات مریم — Mukashafat i Maryam.
۲۸- مکاشفات دانیل — Mukashafat i Daniel.
۲۹- گریز مریم — Gurez i Maryam.
۳۰- انجیل حوا — Injil i Hawwa.
۳۱- انجیل کاملیت — Injil i Kamiliyat.
۳۲- انجیل باسلیدہ — Injil i Basilid.
۳۳- خط عیسیٰ بطرف ابگرس بادشاہ اور اسکا جواب — Khatt i Isa bataraf Abgarus badshah aur uska jawab.
۳۴- خط پولس بطرف لاؤدیقیان — Khatt i Paulus bataraf i Laodiqiyan.
۳۵- خط پولس بنام سینکا — Khatt i Paulus banama Saneka.
۳۶- انجیل برنباس — Injil i Barnabas.
۳۷- انجیل لوکیاس — Injil i Lukias.
۳۸- انجیل مینیخیوس — Injil Mainikhyus.
۳۹- مکاشفات استفنس — Mukashafat i Istafanus.
۴۰- قرعہ رسولان — Qura i Rusulan.
۴۱- قانون رسولان — Qanun i Rusulan.

چند ایک اُن میں سے جاری ہیں اور بعضی گم ہوئی اور جسکو
شوق دیکھنے کا ہو پادری صاحبان لاہور سے درخواست کرے
اور وے البتہ خوشی سے دکھلاوینگے۔ ایک کا ذکر اس مقام
پر ضروری ہے اسلئے کہ محمدی اُسکا نام بہت زور شور سے
لیکر فخر کیا کرتے ہیں کہ اس میں ہمارے حضرت کی نسبت
پیشگوئی موجود ہے اور اسی لئے عیسائیوں نے از روئے
بددیانتی اُسکو چھپا رکھا ہے یعنے انجیل برنباس واضح ہو کہ یہہ
کتاب اُن رسالوں میں سے ہے جو کہ چوتھی یا پانچویں صدی
مسیحی زمانہ میں موضوع ہوئی اور اُسکا نام اول ایک جعلی
تصنیفوں کی فہرست میں موجود ہے کہ جسے پاپائے ادم نے

سنہ ۹۶ء میں لکھوایا تھا اس سے آگے اس رسالہ کا کہیں نام و نشان نہیں نظر آتا ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس قسم کی جعلی تصنیفات کا کچھ اعتبار نہیں ہو سکتا عیسائیوں نے اُن کو کبھی الہامی تصور نہیں کیا بلکہ بالکل جعلی اور بے اعتبار قرار دیا ہے محمدی انجیل برنباس کا نام بڑے زور شور سے لیتے ہیں اور ثبوت و اصلیت انجیل برنباس میں یہہ کہتے ہیں کہ محمد صاحب کی پیشگوئی اس میں مرقوم ہے اسلئے اصلی ہے جعلی نہیں بس جائے غور ہے کہ اس قسم کے رسالہ میں کہ جسکا ذکر آج تک کسی مصنف نے اپنی تصنیفات میں نہ کیا ہو اور نہ وہ مسیح کے حواریوں میں رائج ہوا ہو اور نہ کوئی شہادت پختہ کسی معتبر مصنف کی ملی ہو اور نہ وہ انجیل مسیح کے نام سے منسوب ہوئی ہو تو ہم لوگ کس طرح قابل تسلیم اور لائق معتبر سند کے سمجھ سکیں - قطع نظر اسکے کیا جب کسی کتاب غیر مروجہ میں مفید مطلب کوئی مضمون دیکھ لیویں تو کیا ہم اس لحاظ سے کہ وہ ہمارے مطلب اور حصول مقصد کے لئے دلیل کافی ہے تو اسکو اصلی تصور کر لیں یا اور ہی دلیلوں اور اُسکے ذی اعتبار ہونے کیطرف راغب ہوویں بس ہم اس جعلی کو ایسی بنیاد پر اصلی و معتبر نہیں سمجھ سکتے اور انجیل برنباس کی اصلیت اور اعتبار کے ثبوت میں محمدی کوئی دلیل و مدلل پیش نہیں کرتے باوجود اس بطلان کے پھر بھی محمدی پیشگوئی محمد صاحب کی انجیل برنباس میں دیکھ کر اصلی اُسکو تصور کرتے ہیں مگر ہم انجیل برنباس کی تکذیب میں مکرر سہ کرر دلائل مندرجہ ذیل اظہار کرتے ہیں - مذکور ہے کہ پانچویں صدی مسیحی میں اس رسالہ نے رواج پکڑا ہے بس پہلی یا دوسری یا تیسری یا چوتھی صدی مسیحی میں کوئی مصنف اُسکا ذکر اپنی تصنیفات میں کرتا کیونکہ اکثر مصنف ایک دوسری کتاب کا حوالہ کسی تمثیل یا کسی اور بات میں ضرور دیا کرتے ہیں اور اگر یہہ گمان کیا جاوے کہ کسی نے اس رسالہ کو چھپا رکھا ہو تو یہہ بات بھی بعید از عقل ہے کیونکہ کسی شخص کو کیا غرض ہے کہ اصلی انجیل جو کلام الٰہی تھی اور جس کے اشاعت سے جہاں کو موجب نجات ہووے پانچ سو برس تک پوشیدہ رکھی اور جعلی تصنیفات کا رواج پہلی ہی صدی مسیحی سے پھیل کر شہرہ آفاق بن جاوے اور اکثر لوگ اُسکو تسلیم کرکے طالب نجات ہوئے ہیں اگر ہم ایسی فرضی باتوں کو جس کی بنیاد بالکل خراب ہو مان لیویں تو جھوٹ اور سچ میں کہ یہہ دونوں آپس میں نقیض ہیں کیونکر تمیز کر سکیں مثلاً اگر ایک شخص نیا قرآن ایجاد کرکے کہے کہ یہہ اصلی ہے اور بارہ سو برس سے پردہ میں رہا تھا اور قرآن مروجہ جعلی ہے تو کیا کوئی صاحب عقل اُسکو تسلیم کریگا بس ہم یہہ خیال کرتے ہیں کہ آیا یہہ انجیل برنباس جو پانچ سو برس سے چھپی رہی وہ اصلی قرار پائی اور انجیل ہذا جو پہلی صدی سے رائج ہوئی اور جس کے حق میں بہت سی پختہ دلیلیں مصنفوں نے اپنی تصنیفات میں درج کی ہیں

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ سیر مقدس

یعنے سفرنامہ ملک کنعان

اور لوگ کہتے تھے نیچے پانی ہے جسکی بابت مجاوروں نے بہت کچھ بیان کیا کہ یہاں محمد صاحب نماز پڑھا کرتے تھے - مسجد کے فرش میں ایک چھوٹی آدہ گز مربع سل تھی جس میں تین میخ چھوٹی چمکتی ہوئی گڑی تھیں - مجاور نے بیان کیا کہ حضرت محمد صاحب نے بہشت پر میخ لگائی تھی اور فرمایا تھا کہ جب یہہ سب آدمیوں کے پانوں سے کھس جاویں تب قیامت ہوگی سو اب فقط تین باقی ہیں - اسجگہہ سے نکل کے دوسری مسجد کی طرف گئے - یہہ جگہہ حقیقت میں ایک گرجا ہے جسکو قسطنطین بادشاہ یا کسی دوسرے مسیحی بادشاہ نے بنایا - سو جب سے یہہ محمدیوں کے قبضہ میں آیا مسجد سمجھی گئی - اغلب ہے کہ یہہ گرجا اصل ہیکل کے پتھروں سے بنایا گیا - اس گرجا کے اندر بہت عمدہ ستون ایک ہی ایک پتھر سے تراشے ہوئے لگے ہیں - ان میں سے دو ستون ایسے قریب قریب لگے ہیں کہ کوئی فربہ آدمی مشکل سے ان میں سے ہو کے گذر سکتا ہے - ایک مجاور نے بتلایا کہ اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے ہو کے دکھن کیطرف سے اُتر کو چلا جاوے تو بہشت میں داخل ہونے کو اُسے کوئی روک باقی نہیں رہتی ہے - اور فرش میں ایک جگہہ سیاہ پتھر قبر کی جگہہ کے برابر لگا تھا - مجاور نے بتلایا کہ یہہ حضرت موسیٰ کی قبر ہے حالانکہ کلام الٰہی میں لکھا ہے کہ وہ یردن کے اسطرف دفنایا گیا تھا - اور یہہ بھی کہ اُسکی قبر کسی کو معلوم نہ ہوئی - غرض کہ اسیطرح بہت روائتیں مجاوروں نے بنا رکھی ہیں جنکی اصل کچھ نہیں - بعد اسکے ایک بڑی عمارت بڑے بڑے پتھروں سے بنی ہوئی زمین کے نیچے دیکھی - تعجب نہیں کہ یہہ عمارت حضرت سلیمان کی بنی ہو - اور اُسکے اندر ہیکل کی فالتو چیزیں رکھی رہتی ہوں - پھر ایک چھوٹے سے راستے جس میں سیڑھی بھی نہیں تھی نیچے اُتر گئے - ہر ایک کے ہاتھ میں موم کی بتی جلتی تھی - دیکھا کہ بہت بڑی بڑی عمارتیں دالانوں کے موافق ایک دوسری کے بعد دور تک چلی گئیں اور آگے جا کر ایک بہت گہرا کنواں دیکھا جسکے نیچے تک ہم ہرگز نہیں دیکھ سکے کیونکہ اندھیرا تھا اور ایسے بڑے بڑے مکانوں میں دیوں کی بہت روشنی نہ تھی - اکیلے آدمی کا کام نہیں کہ وہاں جا سکے - ان دالانوں میں فقط ایک طرف ہیکل کے احاطہ کی دیوار میں سے چھوٹے چھوٹے روشن دان لگے ہیں - مشہور بات تو ان عمارتوں کی بابت یہہ ہے کہ یہہ حضرت سلیمان کے گھوڑوں کے طویلے تھے - پر اس بات کو عقل قبول نہیں کرتی اصل بات یہہ معلوم ہوتی ہے جو پادری کلارک صاحب سے معلوم ہوئی کہ کوہ موریا کی چوٹی پر اتنا میدان نہ تھا جسقدر کشادہ ہیکل حضرت سلیمان

بنانا چاہتا تھا۔ پس اُس نے ڈھلوان کی طرف سے بڑی بڑی دیواریں اُٹھا کے خوب مضبوط مکان بنوائے جس سے کوہ موریاہ کی چوٹی خوب کشادہ میدان بن گیا جو اب تک اپنی اصلی حالت پر ہے جو کچھ حادثہ گذرے وہ اُوپر کی عمارتوں پر گذرے اُن کو تباہ و ویران کیا لیکن زمین کا کوئی کیا نقصان کر سکتا تھا۔ اِس احاطہ کے شمال کی جانب ایک دروازہ ہے جس کو انگریزی میں گولڈن گیٹ کہتے ہیں یعنے سنہلا دروازہ۔ گمان غالب ہے کہ یہہ حضرت سلیمان کے وقت کا ہے اِسکے اندر دو ستون ایک ایک پتھر سے تراشے ہوئے لگے ہیں جن کی اُنچائی نہیں ناپ سکا لیکن موٹائی ایک کی میری سولہ بالشت تھی۔ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے کہ دیو اُن کے اختیار میں تھے دیووں سے ان ستونوں کو لگوایا تھا۔ محمدیوں نے اِس دروازہ کو اِس خیال سے بند کر ڈالا کہ مسیح جب آوے تو وہ ہیکل کے اندر اِسی دروازہ سے داخل ہوگا۔ پس راستہ بند کیا کہ مسیح داخل نہو سکے یہہ دروازہ پہلے وقت بہت خوبصورت ہوتا ہوگا۔ پر اب پرانا ہونے کے سبب سے خوبصورتی جاتی رہی۔ ہیکل کے احاطہ کی زمین دروازہ کی چھت کے برابر ہے اور باہر کی زمین نیچی ہے +

باقی آیندہ

مراسلات

گانوں خرچہ ہمراہ حاصل کے جبراً وصول ہو

یہہ خراب دستور ہر واڑہ میں ہے کہ نمبردار لوگ حاصل سرکاری جس وقت وصول کرتے ہیں اُسکے ہمراہ بعض خرچہ مذہبی جیسے کرمانا کی پوجا جوگی کا خرچہ جو اِسطرف گور دیہیا اور شراب اور بکری وغیرہ ہر ایک فرقہ سے خواہ عیسائی خواہ مسلمان خواہ اُسوال ہوں کسی کو نہیں چھوڑتے مگر یہہ خرچہ بعض زمینداران عیسائی و مسلمان و اُسوال وغیرہ کو دینا پسند نہیں کرتے وے اِس خرچہ سے بہت ناراض ہیں اور کہتے ہیں کہ بت پرستی اور بلدان اور جوگی کا خرچہ ہمارے ذمہ نہ لگایا جاوے اِس قسم کا خرچہ خاص خاص قوم سے بطور چندہ وصول ہونا چاہئے۔ بزور ہستی وصول کرنا ظلم میں داخل ہے مثلاً کسی ہندو سے کوئی مسلمان اِس طرح کا چندہ طلب کرے کہ ہم عید کے دن گائے قربان کرینگے اِس ہماری قربانی میں شریک ہو تو ہر ایک ہندو اِس کام سے انکار کریگا بلکہ وے اِس کام کو بُرا اور مُبرا اُن سمجھتے ہیں۔ پس اِسیطرح اُسوال اور عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک بت پرستی اور بلدان جاموس اور جوگی کا دینا بھی گناہ ہے۔ سرکار کو چاہئے کہ ایسے کام جبراً زبردستی سے نہ کرنے دیوے۔ و نیز ملازمان سرکاری جو اِس بات سے ناواقف ہیں اور بیٹے والان پر ظلم کی راہ سے نمبرداران کی دل داری کرتے ہیں باز رہیں۔ ہماری یہہ مختصر خبر ہر ایک اخبار جو ہندوستان میں جاری ہیں اپنے اپنے اخبار میں درج فرماویں تاکہ یہہ آزادی سب لوگوں کو مِلجاوے فقط +

راقم [illegible]

اخبارات ملکی و ولایتی

کابل - اخبار لاہور کا کارسپانڈنٹ تحریر کرتا ہے کہ بلحاظ امیر صاحب نائب محمد عالم خان گورنر ترکستان نے امیر صاحب کے پسر کلان سردار محمد یعقوب خان سے جو مقید ہیں ملاقات کی اور نہایت جوش کے ساتھ اُن کی ہمدردی کی اور یہہ صلاح دی کہ سردار عبداللہ خان کی ولیعہدی قبول کیجئے اور امیر صاحب کے حکم و احکامات اور حکمت عملی کے متابعت کیجئے سردار یعقوب خان نے اِسبات کا کچھ جواب نہیں دیا اور صرف اِسقدر دریافت کیا کہ میمنہ کا کیا حال ہے۔ ہمنے خبر فتح میمنہ کابل میں بطریق رسیر سلطانی مشتہر ہو۔ یہہ مشہور کیا جاتا ہے کہ نائب محمد عالم خان یا تو جلد اپنی حکومت ترکستان پر واپس تشریف لیجاوینگے یا اُس فوج کی حکومت اُن کو ملیگی جو عنقریب ریاست ہائے خود مختار جنرل و بجور پر حملہ کریگی +

احمد آباد - کے ایک اخبار سے واضح ہوا کہ ۵ ماہ گذشتہ کو وہاں بجلی گری اور اُسوقت ایک عجیب ماجرا ظہور میں آیا یعنے دریائے سرمتی کا پانی اُسمقام پر جہاں بجلی گری بجلی کے چمکتے ہی اِسقدر گرم ہوگیا جیسا کہ کھولتا ہوا پانی ہوتا ہے۔ اُس وقت اکثر آدمی دریا میں نہا رہے تھے اور اُن کو اپنے بدن پر آگ کا سا جلنا معلوم ہوا اور اِسی وجہ سے اِس امر میں کسی طرح کا شبہہ نہیں رہا کہ موسم کی حرارت میں دفعتاً ایک عجیب تبدیلی ہوگئی +

لنڈن - ۱۵ جولائی۔ لارڈ ڈربی نے معاملات ٹرکی کی بابت یہہ گفتگو کی کہ انگلستان نے برلن کی تجویز نا منظور کی ہے کیونکہ صلح اب نہ ترکوں کو منظور ہے اور نہ مفسدین کو۔ جہازوں کا بیڑہ جو آبنائے بیسیکا میں ہے وہ جنگ کے لئے نہیں رکھا گیا بلکہ اسلئے کہ انگلینڈ اور کل ملکوں کی سفارتوں کا یہہ ارادہ ہے کہ وہ مسلح رہیں اور اپنی رعایا کو قتل سے محفوظ رکھیں۔ انگلینڈ جنگ نہ کریگا۔ آسٹریا کی حالت خاص ہے الا وہ اسکا فائدہ صلح میں ہے روس کی ایک عمدہ جماعت کا یہہ ارادہ ہے کہ ایک سلطنت سلاو دینا ماتحت روس قایم ہو جاوے الا وہ جماعت قوی نہیں ہے شہنشاہ روس دل سے خواہان صلح و امن ہیں چونکہ روس کا خزانہ خالی ہے اور وہ اپنی فتوحات جدید وسط ایشیا کے سنبھالنے لینے میں مصروف ہے اسلئے روس جنگ نہ کریگا۔ لارڈ ڈربی صاحب نے یہہ بھی فرمایا کہ یہہ بات سچ ہے کہ روس و آسٹریا کی مصلحت عدم دست اندازی کی ہے اور یہہ کہ بدون مشورہ اور سلطنتوں کے وہ کچھ نہ کریں۔ انگلینڈ کی یہہ کوشش ہے کہ جنگ خالی کی

نسبت ترقی نکرے اور وہ کوشش کریگی کہ اُس راے سے اور بھی اتفاق کریں اور یقین ہے کہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوگی۔ انگلینڈ کی یہہ خواہش ہے کہ کل معاملات صفائی سے ہوں اور وہ ٹرکی کے زوال کو روک نہیں سکتی کیونکہ وہ ذمہ دار صرف اس امر کی ہے کہ کوئی دوسرا شخص ٹرکی کو قتل نکرے۔ الا اگر ٹرکی خودکشی کرے یا مرگ مفاجات سے مرجاوے تو انگلینڈ اسکی ذمہ دار نہیں۔ انگلینڈ کا یہہ بھی ارادہ ہے کہ اگر موقع ہوا تو عنقریب بطور ثالث بالخیر کام کرے + فقط

ظروف۔ نیوز آف دی ورلڈ نمبر ۶۰۔ ۱۷ اکتوبر ۷۴ جون میں رقم ہے کہ بادشاہ مکاڈو والی جیپان کے لئے جو بر اعظم یورپ کی تربیت کو پسند کرتے ہیں انہوں نے اپنے ملک کے برتنوں کو ناپسند کیا ہے کہ چاندی کے برتن یورپ کے ملک کے بنے ہوئے استعمال ہوں چنانچہ ایک سوداگر لنڈن نے بموجب حکم کے واسطے شاہ جیپان کے یہہ اشیا رنبائی ہیں۔ ایک گچھا ہے اور اُسکے سر پر ایک فوارہ ہے اور اُس میں ایک کل ایسی لگی ہے کہ بہت عرصہ تک اُس فوارہ میں سے پانی یا عرق خوشبو وغیرہ کا چھٹکا جاتا ہے چھوٹے اور بڑے جھاڑ اور میوہ کے ظروف اور قیس سوز اور بڑی بڑی پلیٹ یعنے رکابی چینی کھانے کے برتن اُن برتنوں پر جانوروں کے نقش و نگار بنے ہیں۔ قیمت ان ظروفوں اور اشیا کی بہت ہے ۲۰ ہزار روپیہ ان کی قلعی میں صرف ہوئے +

ایجاد۔ شہر نیوزیارک واقع ملک انگلستان میں ایک کانچ کا آلہ بشکل بوتل وٹ کی ایجاد ہوا ہے اور یہہ آلہ دواخانوں میں استعمال میں آتا ہے اس سے فایدہ یہہ ہے کہ دوا کے عوض میں غلطی اور سہو سے زہر نہیں دیا جاتا ہے یہہ آلہ ہر ایک بوتل میں لگا یا جاتا ہے جس بوتل سرکی میں یہہ آلہ لگا ہوگا اور جسوقت اُس بوتل کو سرکاوگے اُسوقت اُس آلہ میں سے سخت آواز ہوگی +

طوفان۔ جو دو ماہ حال کو کلکتہ میں آیا تھا اُس کا کچھ نتیجہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ رجبا باغان واقع محلہ برٹولہ میں بجلی کے صدمہ سے پانچ گائے اور کالج اسٹریٹ میں چھ آدمی ہلاک ہوئے اور باوڑہ سے مندرجہ ذیل حادثوں کے وقوع کی خبر آئی ہے یعنے دو آدمی بنگالہ کے کوئیلہ کی کمپنی کے صحن میں بجلی کے گرنے سے فوت ہوئے اور دو آدمی اسقدر جل گئے کہ وہ ایک نہایت ابتر حالت میں شفاخانہ بھیجے گئے ایک آدمی سٹرک متشل باغان میں اور ایک گائے نمک کی گولوں میں بجلی کے صدمہ سے ہلاک ہوئی +

انسداد شراب۔ جو ہندوستانی عیسائی مدارس کے رہنے والے بالفعل کلکتہ میں رہتے ہیں اور اہل یورپ کے گھروں میں بطور خدمتگار کے کام کرتے ہیں انہوں نے اپنی آپس میں ایک سوسائٹی شراب خوری کے انسداد میں قائم کی ہے چنانچہ اخبار اسٹیٹسمین سے واضح ہوا کہ یہہ لوگ پندرہ روز میں ایک مرتبہ محلہ ویلسلی اسکوئیر میں ایک مدراسی عیسائی کی سرپرستی میں جمع ہوتے ہیں اور جو مدراسی شراب پیتے ہیں اُن کی اطلاع جلسہ میں کیجاتی ہے اور اُسوقت وہ اپنے ہموطن کی پنچایت کے روبرو طلب کئے جاتے ہیں اور اُن کو سخت تنبیہہ کیجاتی ہے اور اس بات میں ہر قسم کی کوشش کیجاتی ہے کہ وہ پھر شراب پینے کا قصد نکریں +

کتاب۔ ڈاکٹر ڈبلیو رسل صاحب فی الحال ایک کتاب تصنیف کر رہے ہیں۔ اس میں کل حال حضور شاہزادہ کے دورہ ہندوستان کا ہوگا۔ مسٹر سیڈنی ہال صاحب جو حضور شاہزادہ کے مصور ہیں اُن کو حکم ہوا ہے کہ اس کتاب کے لئے تصویریں بنائیں جب یہہ کتاب تیار ہوجاویگی تو مسٹر سمپسن لو مارشین کمپنی اسکو طبع کریگی۔ اخبار گریفک نے جس قدر تصویریں حضور شاہزادہ کے دورہ کے متعلق تھیں اُن سبکو امریکہ کی نمایشگاہ میں بھیجا ہے اِن تصویروں کو حضور شہزادہ بیگم ویلز نے پسند کیا تھا۔ اور بعد پسند کے بھیجا ہے +

کیفیت فصل صاحب اخبار سفیر مدراس لکھتے ہیں کہ ضمیمہ گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۸ جولائی کے صفحہ ۳۱۰ میں کیفیت فصل ہندوستان ابتدائے ۲۹ جون سے لغایت ۵ ویں جولائی بدینمضمون رقمطراز ہے کہ برسات فصلی پنجاب اور بہت سے مقامات علاقہ راجپوتانہ میں شروع نہیں ہوئی لیکن اضلاع اودہ و آگرہ میں جو برسات ہوئی اُس سے فصلی برسات کے ہونے میں شک ہے۔ علاقہ جات بمبئی میں برسات ہوئی اضلاع وسط ہندوستان میں برسات ہے۔ میسور میں برسات بالکل کم ہے اور گجرات میں بھی سوائے یکبار کے مدراس میں برسات بہت خفیف ہے بمبئی میں برسات کتنی تخم پاشی کے لئے ہوئی۔ ناسک و اضلاع دکھن و کاٹھکاں علاقہ گجرات میں برسات بالکل نہیں ازیں باعث تخم ریزی ملتوی ہے لیکن مقامات مذکور میں برسات کی کمال احتیاج ہے۔ اور جانب جنوب اضلاع مرہٹا بھی ویسی ہی ضرورت ہے وسط ہندوستان میں برسات عادت سے کم پڑی ہی اور تخم ریزی بھی عادت کے موافق نہیں ہوئی۔ وسط انڈیہ ایجنسی کے علاقہ میں برسات کافی پڑی اور راجپوتانہ میں کچھ ایک برسات ہوئی ہنوز احتیاج باقی ہے علاقہ بنگالہ کے مشرقی شمالی اور جانب جنوب دریا اور وسط اضلاع میں بہت برسات ہوئی اور جانب جنوب کنارہ دریا اور بالائے اُن چند حصوں میں اُڑیسہ کے خفیف برسات ہوئی در اضلاع چھوٹا ناگپور میں اکثر مقامات پر کتنی برسات نہیں ہوئی بہار میں بارش اچھی ہوئی۔ پٹنہ چمپارن اور شاہ آباد میں برسات کم پڑی اور شہر گیا میں بھی بدستور۔ سارن در بنگا میں زیادہ نہیں ہوئی لیکن زراعت تروتازہ ہے علاقہ آگرہ کے شہر بنارس و الہ آباد و بریلی میں فصل برسات کا شروع ہوگیا جانب مغرب بنارس تخم پاشی کا موسم نہیں آیا۔ اور اودہ میں بوندا باندی ہوئی برسات کی انتہا قریب ہے۔ پنجاب میں برسات نہیں ہے انبالہ میں فقط نصف انچ یعنے آدھی گرہ برسات ہوئی دہلی میں ترشیح ہوئی حصار اور لاہور میں خفیف برسات ہوئی برسات کی انتہا قریب ہے ضلع

آسام میں فصل خوب ہی کرگ میں برسات ہوئی اور میسور میں برسات بالکل کم پڑی ہے +

کوہاٹ کی سب سے تازہ خبر یہ ہی کہ وہاں سب طرح سے امن ہی آیندہ موسم سرما میں آفریدیوں پر فوج کشی ہونے کی نسبت شملہ میں طرح طرح کی افواہیں ہیں لا اغلب نہیں کہ گورنمنٹ فوج کشی بدون عمدہ وجوہات کے منظور کرے +

وسط ایشیا گورنمنٹ روس نے سخت و تاکیدی احکام توقند و سمرقند کے تاجروں اور بیوپاریوں کے نام جاری کئے ہیں کہ جسقدر مال انگریزی اُن کے پاس ہو اُسے عرصہ چھ ماہ میں فروخت کر ڈالیں اور آیندہ کوئی انگریزی مال ممالک محروسہ روس میں فروخت کے لئے نہ لایا کریں +

چین - چین کے ایک اخبار میں افواہاً لکھا ہی کہ پیکن میں فغفور چین اور سفیر سلطنت انگلشیہ کے درمیان کچھ تکرار واقع ہوئی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ سر ٹامس ویڈ یونتاں کے فیصلہ سے ناخوش ہیں لیکن حقیقت حال معلوم نہیں +

الجزیرہ - ملک الجزیرہ میں دو نہریں جاری ہیں اور وہ دونوں آکر ایک مقام پر ملجاتی ہیں ملنے کے بعد پانی کا رنگ سیاہ ہوجاتا ہی اور ایک قسم کی نفیس سیاہی بنجاتی ہی معلوم ہوا کہ اسکا سبب یہہ ہی کہ ایک دریا اُس زمین سے آتا ہی جس کی مٹی میں اجزا آہنی اور کساؤ کی چیزیں ملی ہوئی ہیں اور دوسرا دریا ایسے چشمے سے نکلتا ہی جس میں ترشی کا لگاؤ ہی +

گوروں کے شکار کھیلنے کے بارے میں یہہ حکم ہوا ہی کہ اگر گورے کہیں شکار کھیلنا چاہیں تو اول افسر کمانبر اسٹیشن وہاں کے ملکی حاکموں سے دریافت کر لیا کریں کہ یہاں کے باشندے کسی پرند جانور کے شکار سے ناراض تو نہیں ہیں اگر اُن کی خوشی ظاہر ہوا کرے تو کمانبر رجمنٹوں کے اُن کو اجازت شکار کھیلنے کی اپنی ذمہ داری پر دیا کریں - اس حکم سے یقین ہی کہ وہ تکرار رفع ہوجائیگی جو اہل دیہات اور گوروں کے درمیان اکثر واقع ہوا کرتے تھے +

عدن - عدن سے خبر آئی کہ پچھلے مہینے میں تین دخانی جہاز لڑائی کے ہتھیاروں سے بھرے ہوئے مصر سے مسووا میں داخل ہوئے - مسووا کے سوداگروں نے اپنے گماشتوں کو لکھا ہی کہ بالفعل سوداگری اسباب کا یہاں بھیجنا ملتوی رکھو شاید سوداگروں کو اندیشہ لڑائی کا ہوا ہی +

نقصان جان ۱۷ جولائی کا تار برقی لنڈن مخبر ہی کہ جہاز ٹھنڈرر میں جبکہ ملازمان جہاز کھانا پکا رہے تھے آتشزدگی ہوئی جسکے صدمہ سے ۴۴ آدمی اوڑگئے اور کچھ زخمی ہوئے +

لودیانہ

ایام برسات قریب نصف کے گزر چکے ہیں مگر یہاں ایکدن بھی کھل کر بارش نہ ہوئی جھوم جھوم کے بادل آتے ہیں مگر سوائے چند قطرات کے اور کچھ بھی نہیں - غریب غربا کاشتکار حیران و پریشان ہیں خدا رحم فرماوے +

ہفتہ گذشتہ میں ایک لڑکا جسکی عمر تین برس کی ہوگی کھیلتا کھیلتا ایک چوبچہ میں گر کر مرگیا +

چار روز سے تہوار تیجے نے گلی کوچوں میں اپنا دور دورہ کر رکھا ہی - ہم کیا لکھیں کہ اسمیں کیا ہوتا کیونکہ شرم دامنگیر ہی اور ہمارے ناظرین خود جانتے ہیں کہ کیا ہوتا ہی +

۲۲ جولائی سے کچہری کا وقت تبدیل ہوگیا ہی اب دس بجے شروع ہوتی ہی اور چار پانچ تک رہتی ہی +

نقشہ کارگذاری محکمہ صاحب آنریری مجسٹریٹ سے معلوم ہوا کہ جون میں ساٹھ مقدمہ رجوع ہو کر فیصل ہوئے اور ۱۳ ماہ گذشتہ میں ۲۴ پرسوں شام کو نہال نکودری جو رائے راجہ لال صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی اردلی میں ہی ناگاہ گاڑی سے گرگیا اور پر کو گاڑی چلی گئی ضرب شدید آئی + ...

[illegible] +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۸۷۸ء

لفٹنٹ کرنیل سی سی منچن صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور سپرنٹنڈنٹ ریاست بہاولپور نے ۱۰ جولائی ۱۸۷۸ء بعد دوپہر سے ایک مہینہ ۱۵ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی +

کپتان جے برن صاحب قایم مقام اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ اور سپرنٹنڈنٹ ریاست بہاولپور تا ایام رخصت لفٹنٹ سی سی منچن صاحب کے قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ ریاست موصوف کے مقرر ہوئے +

نام فتح سنگھ کا فہرست ممبران ڈسٹرکٹ کمیٹی ضلع فیروزپور سے خارج کیا گیا +

حسن علی بجائے شام رائے معزولی شدہ کے رام نگر ضلع گوجرانوالہ کے میونسپل کمیٹی کا ممبر مقرر ہوا +

محمد علی ضلع ہوشیارپور کی میونسپل کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے +

محمد مہدی خان صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور کو اسسٹنٹ کمشنر کے پورے اختیارات مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ عدالت ہائے پنجاب ۱۸۶۶ء کے تفویض ہوئے +

فقیر سید جمال الدین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر سے ضلع گورداسپور کو بطور انتظام چند روزہ تبدیل ہوئے +

مسٹر سی آر ہاکنس صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر امرتسر کو اختیارات متذکرہ دفعہ ۳۰ ایکٹ ۱۸۷۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری (تفویض ہوئے +

مسٹر آر جی طامس صاحب اسسٹنٹ کمشنر سرسہ کو پورے اختیارات اسسٹنٹ کمشنر کے جس کی تصریح دفعہ ۱۰ ایکٹ عدالت ہائے پنجاب ۱۸۶۶ء میں ہی تفویض ہوئے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا